مرثیہ: ۲۲

درحال حضرت علی اصغر علیہ السلام

مطلع

ہر بزم میں جلوہ ہے مری شمعِ زباں کا

تعدادِ بند: ۹۱

غازی آباد-- ۵ ذیقعد ۱۳۳۶ھ

www.emarsiya.com

۱

ہر بزم میں جلوہ ہے مِری شمعِ زباں کا ہر شہر میں شُہرہ ہے مِرے حُسنِ بیاں کا
ہر بیتِ سخن قطعہ ہے گلزارِ جناں کا لو چرخ سے جُھک جُھک کے وہ مضمون نے جھانکا
قُدسی پئے تائیدِ کلام آتے ہیں دیکھو
۲ مضموں مِرے سننے کو امامؑ آتے ہیں دیکھو

آئینۂ تصویرِ معانی یہ سُخن ہے گویا سپرِ سیف زبانی یہ سخن ہے
ہاں شاہدِ اعجاز بیانی یہ سُخن ہے تائیدِ الٰہی کی نشانی یہ سخن ہے
اس ماہ جبیں کو کسی کامل کی دُعا ہے
۳ مقبلؔ کی طرح خلق میں مقبولِ خدا ہے

اِس نظم کو مُن پائے تو مُن ہوئے نظامیؔ یوں سر کو دُھنے چور، ہو جامِ سرِ جامیؔ
سعدیؔ خطِ ریحاں سے لکھے خَطِّ غلامی یہ لوگ غزل گو، میں شہِؑ دیں کا سلامی
سحبانؔ نے یہ نکتۂ صائب نہیں لکھے
۴ صائبؔ نے کبھی ایسے مصائب نہیں لکھے

گو بادِ بہاری نے مِرے رنگ اُڑائے باندھی نہ ہوا روز گُلِ تازہ کِھلائے
شاخیں ہی نکلتی رہیں گو رنگ جمائے خو بو مِری اوروں کو نہ آئی ہے نہ آئے
میں ایک روش پر نہیں آگاہ بشر ہیں
۵ گُل کاریاں کیا مجھ میں ہزار اور ہُنر ہیں

میں غیرِ سعادت کوئی عادت نہیں کرتا کس بند میں کس شعر میں صنعت نہیں کرتا
لکھتا ہوں بدائع کوئی بدعت نہیں کرتا دشمن مِرے آگے کبھی حجت نہیں کرتا
دم بازوں کے یاں بند ہیں دَم کچھ نہیں کہتے
کہتے ہیں تو یہ کہتے ہیں ہم کچھ نہیں کہتے

www.emarsiya.com

٦

اللہ رے عروسانِ مضامیں کی ادائیں لیلی ابھی لے لے سرِ مژگاں سے بلائیں
ظاہر ہیں ہُنر اپنے مگر عیب چھپائیں چشمک ہو تو لاکھوں میں نہ ہم آنکھ چرائیں
یہ کیسے کہیں نظم میں آمد نہیں ہوتی
٧ کیا عیب ہے جاہل کی خوشامد نہیں ہوتی

مذہب میں مِرے کفر ہے جُہّال کی منّت اپنا یہی دیں ہے یہی مذہب یہی ملّت
پر کثرتِ ایماں کی سند مال کی قلّت قبضے میں اُسی کے ہے مگر عزت و ذلّت
قاروں کا بہت زر تھا مگر خاک ہوا وہ
٨ بوذرؓ کے لئے خاک تھا زرپاک ہوا وہ

کس وجہ سے بوذرؓ کو یہ عزت ہوئی حاصل یہ دولتِ ایماں کی بدولت ہوئی حاصل
قرآں کی تلاوت سے یہ صورت ہوئی حاصل حیدرؑ کی وِلا سے یہ ولایت ہوئی حاصل
گھر چھوڑ کے شیدائے علیؑ ہوگئے بوذرؓ
٩ حیدرؑ کی ولایت میں ولی ہوگئے بوذرؓ

کیا ہم کو وِلا ترک ولایت نہیں کرتے سامانِ سفر بہرِ زیارت نہیں کرتے
کچھ خوف نہیں موت کا رحلت نہیں کرتے رغبت ہے طبیعت کو پہ نیّت نہیں کرتے
سچ ہے یہ شرف اپنے مقدر میں کہاں ہیں
١٠ جو مردُمِ بینا ہیں وہ دن رات رواں ہیں

اے خاکِ شفا جذبۂ اُلفت سے مجھے کھینچ ہاں اے کششِ آب محبت سے مجھے کھینچ
مظلوم تُو اعجازِ امامت سے مجھے کھینچ اے حبلِ متیں چاہِ مذلّت سے مجھے کھینچ
لے جائیں ابھی ثانئ الیاس کو بھیجو
یا شاہِؑ ہدا حضرتِ عباسؑ کو بھیجو

www.emarsiya.com

۱۱

مدّاح ہوں کچھ تو مری محنت کا صلہ دو   مولا مرے آئینۂ خاطر کو جِلا دو
جنّت کی سند حیدرِؑ صفدر سے دلادو   لو اپنی ولایت کی مرے دل کو ولا دو
گر روضۂ پُر نور میں داخل ہوا مولاؑ
جو کچھ ہے خدائی میں وہ حاصل ہوا مولاؑ

۱۲

لے چشمِ تمنّا ترا ارمان بر آیا   سینے سے ملا صدر، وہ جلوہ نظر آیا
اے بختِ نظر، نجم ترا اوج پر آیا   خورشید، مری منزلِ دل میں اُتر آیا
در پردہ زیارت ہوئی خالق کے ولی کی
تصویر تصوّر میں پھری ابنِ علیؑ کی

۱۳

سید کو قضا نے نئے سامان سے دیکھا   تقدیر نے مولاؑ کو عجب شان سے دیکھا
اِک لاش کو لاتے ہوئے میدان سے دیکھا   اِک بی بی کو لپٹے ہوئے دامان سے دیکھا
اِس لاشۂ مجروح کی شیدائی ہے زینبؑ
اکبرؑ کی محبت میں نکل آئی ہے زینبؑ

۱۴

بالائے کمر لاشۂ فرزندِ جواں ہے   آنکھوں کا یہ عالم ہے کہ تاریک جہاں ہے
پر ہاتھ کو تھامے ہوئے اِک سوختہ جاں ہے   صدقہ ہے کہ بیکس صفتِ روحِ رواں ہے
شہؑ کہتے ہیں اب طاقتِ رفتار نہیں ہے
وہ کہتی ہے صدقے گئی خیمہ بھی قریں ہے

۱۵

زینبؑ بھی جو ہمراہ ہی حضرتؑ کے تھی آئی   سر پیٹ کے بانو کو یہ تقریر سنائی
لے بھابی ترے لال کو میں بیاہ کے لائی   وہ بولی کہ میں لُٹ گئی خالق کی دُہائی
دل جس کا تہہِ تیغِ جفا ہو وہی جانے
اس سِن کا پسر جس کا موا ہو وہی جانے

www.emarsiya.com

١٦

سب لاشۂ اکبرؑ کے قریں آنے نہ پائے جو حضرتِ اصغرؑ نے اُدھر ہوش اُڑائے
غافل ہوئے سب اُن سے اِنہیں دیکھنے آئے باقرؑ نے کہا مر گئے دونوں مرے جائے
یا فاطمہؑ لو میری خبر رنج و بلا میں
١٧ لوٹی گئی حضرت کی بہو دشتِ جفا میں

سر پیٹ کے پھر ننھے سے شانے کو ہلایا رو کر کہا سوتے ہو مِری جاں کہ غش آیا
پر چونک کے معصوم نے رُخ ماں سے پھرایا چلّائی کہ کس بات پہ روٹھا مِرا جایا
ہم سے نہیں منتے تمھیں بہلاؤ سکینہؑ
١٨ گہوارے کے نزدیک ہی آجاؤ سکینہؑ

سہلاتی ہیں تلووں کو اُدھر زینبؑ ناچار خاموش کھڑی تکتی ہے کُبریٰ بہ دلِ زار
گہوارے پہ منہ رکھے سکینہؑ جگر افگار کس درد کی آواز سے کہتی ہے یہ ہر بار
من جاؤ اُٹھو ساتھ مِرے کھیلو برادر
١٩ جو چیزیں مِرے پاس ہیں سب لے لو برادر

بھیا تمھیں لیں گود میں ہم کھول دو آنکھیں ہمشیر پہ فرماؤ کرم کھول دو آنکھیں
امّاں کا نکل جائے گا دم کھول دو آنکھیں اصغر تمھیں صغرؑا کی قسم کھول دو آنکھیں
اے ننھے مسافر مری آغوش میں آجاؤ
٢٠ سب گھر کو حواس آئیں جو تم ہوش میں آجاؤ

غش میں علی اصغرؑ نے جو صغرؑا کا سنا نام یوں چونک پڑا ہل گیا گہوارۂ ناکام
خود پھر گیا یثرب کی طرف کو رُخِ گلفام اِس تازہ قیامت پہ حرم میں ہوا کہرام
کیا عشق تھا صغرؑا سے شہِؑ دیں کے خلف کو
پھیلا دیا ہاتھوں کو مدینے کی طرف کو

www.emarsiya.com

۲۱

صغراؑ کے تصور میں اشارے تھے یہ پیہم　　تم گود میں اپنی جو اُٹھاؤ تو اُٹھیں ہم
دل صاف ہو کس سے کوئی اپنا نہیں اِس دم　　پر سچ ہے کہ ہم بھائیوں سے قدر میں ہیں کم

کس طرح نہ تڑپے دلِ ناکام ہمارا
۲۲ شبیرؑ کے فدیوں میں نہ ہو نام ہمارا

اُمت کے جوانوں پہ تصدق ہوئے اکبرؑ　　بن بیاہوں پہ قربان ہوئے قاسمِؑ مضطر
اُمت کے ضعیفوں پہ فدا ہیں شہِؑ صفدر　　رانڈوں کی مدد کے لئے ہیں بانوئے بے پر

اطفال کی بخشش کے نہ ساماں ہوئے افسوس
۲۳ ہم بچوں پہ اُمت کے نہ قرباں ہوئے افسوس

بانو نے تب آغوش میں اصغرؑ کو اُٹھایا　　اور لا کے حضورِ شہِؑ دیں رو کے سنایا
اب تک دلِ بیتاب کے صدمے کو چھپایا　　پر دیکھئے ہاتھوں سے چلا اب مرا جایا

کیونکر میں کروں شکوۂ حق بے ادبی ہے
۲۴ اب اِن کو غش آتے ہیں غضب تشنہ لبی ہے

رو کر کہا سرورؑ نے کہ تشویش کی جا ہے　　بن بیاہے کا مُردہ بھی ابھی گھر میں پڑا ہے
کچھ فکر کفن کی ہے نہ تابوت بنا ہے　　زینبؑ نے کہا اِک مری کہنہ یہ ردا ہے

شہؑ بولے کہ یہ تاب نہیں میرے جگر کو
۲۵ زینبؑ میں کُھلا دیکھ سکوں گا ترے سر کو

المختصر اکبرؑ کے جنازے کو اُٹھایا　　اور لا کے انہیں گنجِ شہیداں میں لِٹایا
پھر خیمے میں آیا اسداللہ کا جایا　　یاں بانوئے بیکس نے وہی حال سنایا

کہتے ہیں جسے وقت قیامت کا وہ اب ہے
آنکھیں بھی تو پتھرا گئیں یہ اور غضب ہے

www.emarsiya.com

۲۶

شہؑ بولے کے اے بانوئے مغموم و دل افگار کچھ بندے کا چارہ نہیں جو مرضیٔ غفّار
پانی دیں اگر جان کے بدلے بھی یہ کفّار واللہ کہ پھر پیاس کا بجھنا نہیں دشوار
مل جائے تو ہر طرح سے لائیں ابھی پانی
جاں بیچ کے ہم اِن کو پلائیں ابھی پانی

۲۷

لو ہم لئے جاتے ہیں انہیں رن کی رضا دو پوشاک شہانہ مرے اصغرؑ کو پنہا دو
مطلب مرا یہ ہے انہیں نوشاہ بنا دو چھوٹی سی سپر ننھی سی تلوار لگادو
وہ سج ہو کہ اِک شور پڑے چرخِ کہن پر
بیکس کا پسر پہلے پہل چڑھتا ہے رن پر

۲۸

مشغول ہوئی زینتِ اصغرؑ میں وہ دکھیا پہنا دیا معصوم کو اُجلا سا شلوکا
فانوس پئے شمع بدن ہوگیا کُرتا جب ہنسلیاں پہنائیں گلا اور بھی چمکا
عمامے کے پردے میں نظر گرد پھرا کی
تعویذ کا جوشن تو سپر حفظِ خدا کی

۲۹

ہنسلی مہِ نو اور مہِ کامل ہوئی گردن بازو پہ ستارا سا چمکنے لگا جوشن
ہیکل سے سرِ کاہکشاں جُھک گیا فوراً آنکھوں کی طرح حلقے کڑوں کے ہوئے روشن
پیار آگیا خود پوتے پہ خالق کے ولی کو
گردن میں حمائل کیا جب نادِ علیؑ کو

۳۰

سر پنجۂ مژگاں سے کیا زُلف میں شانہ جوشن کی جگہ حرزِ علیؑ بازو پہ باندھا
اور جائے سپر پُشت پہ یا فاطمہؑ لکھا چار آئینہ تھا نام فقط چار کُتب کا
یہ فکر تھی کیا چیز ہو ہتھیار کے بدلے
پنجے پہ علیؑ لکھ دیا تلوار کے بدلے

www.emarsiya.com

۳۱

وہ چاند سامنہ، پھول سے لب، بال جھنڈولے　　رُخ دیکھ کے پھر گُل کبھی رنگت پہ نہ پھولے
میلا ہو صبا اِس کو اگر خواب میں چھولے　　بھولی سی وہ صورت کہ فلک چاند کو بھولے

چھوٹا سا یہ نسخہ ہے کلامِ صمدی کا
یا ایک صحیفہ ہے خلیلِ اَحدی کا ۳۲

معصوم کی بینی الف اور صاد ہے اِک عین　　پر خال کے نقطے کے سبب عین دگر غین
اور صاف خطِ نسخ کی رِے ابروئے پُرزین　　اصغرؑ کے حروف آئے ہیں قرآن کے مابین

خاطر جو پریشاں ہے تو ہر حرف جُدا ہے
اصغرؑ یہ مگر خالقِ اکبر نے لکھا ہے ۳۳

باچھوں پہ جمے دودھ کے قطرے ہیں سراسر　　اللہ غنی غنچے کی مُٹھی میں ہیں گوہر
سوکھے ہوئے لب پھول سے نازک ہیں فزوں تر　　کیونکر لبِ نازک کے مضامیں ہوں میسّر

خاطر رگِ برگِ گُلِ سوسن پہ جُھکی ہے
پر بار ہے اتنا کہ لبوں کی سُبکی ہے ۳۴

ہونٹوں کی یہ رنگت دہنِ ابنِ علیؑ میں　　باریک نسیں جیسے نظر آئیں کلی میں
مضمونِ خفی آنے لگے ذہنِ جلی میں　　کیا پہنچے خرد سرِّ شہِ لَم یَزَلی میں

مذکور دہن میں نہیں کچھ جائے سُخن ہے
نقطہ جسے کہتے ہیں وہ گویا یہ دہن ہے ۳۵

بچپن کے سبب مُٹھیوں کو بند کیا ہے　　کُھلتا نہیں کچھ حال کہ یہ ماجرا کیا ہے
ہاں نامِ علیؑ ماں نے ہتھیلی پہ لکھا ہے　　کہتے ہیں کہ یہ نام ہمیں تیغ کی جا ہے

قبضے میں جری رکھتے ہیں ہتھیار کو ہر دم
مضبوط نہ پکڑے رہیں تلوار کو ہر دم

www.emarsiya.com

۳۶
اِس شان سے معصوم کو میدان میں لائے　جو دیکھ کے اعدا کے بھی آنسو نکل آئے
چلائی حیا لب پہ سوال آنے نہ پائے　خاموش کھڑے رہ گئے گردن کو جھکائے
اتنا تو کہا چہرے سے دامن کو ہٹا کر
اِن کی بھی مدارات نہ کی گھر سے بُلا کر

۳۷
لو تم ہی کہو رحم کے قابل نہیں یہ ماہ　نے دوست سے واقف ہے نہ بدخواہ سے آگاہ
اِس کا بھی نہیں دھیان کہ معصوم ہے یہ آہ　ننھے سے مسافر کی ضیافت کرو لِلّٰہ
کیوں ساتھ ہمیں لائے ہیں خود پوچھ لو اِن سے
کس واسطے یاں آئے ہیں خود پوچھ لو اِن سے

۳۸
اِک جام میں ممکن نہیں نقصان تمھارا　کم ہوگا نہ دریا کسی عنوان تمھارا
تا حشر نہ ہم بھولیں گے احسان تمھارا　بچ جائے گا ننھا سا یہ مہمان تمھارا
یہ رحم کے قابل ہے کہ حیدرؑ کا ہے پوتا
پانی دو اِسے ساقیِ کوثر کا ہے پوتا

۳۹
بچّے سے عداوت کوئی انساں نہ کرے گا　کم سن ہے یہ لاشوں سے نہ میداں کو بھرے گا
گردن پہ کسی کی نہ یہ تلوار دھرے گا　دیکھو تو یہ اِس دُکھ میں جئے گا کہ مرے گا
خود موت کا عالم ہے مِرے نورِ نظر پر
ناحق کو تم الزام لئے لیتے ہو سر پر

۴۰
ہشیار ہو ہشیار کہ درپیش سفر ہے　کیوں بھائیو کچھ منزلِ اوّل کی خبر ہے
مرنے سے چھٹی جان تو مرقد کا خطر ہے　ویران وہ گھر پاس نہ بیٹا نہ پدر ہے
ہلتا ہے دلِ زار نکیرین کے آگے
چلتا نہیں انکار نکیرین کے آگے

www.emarsiya.com

۴۱

اِن مرحلوں کے بعد وہ مرقد کا فشار آہ   وہ وقت عجب سخت ہے آگاہ ہو آگاہ
مل جائے گی باہم لحد اے فرقہِ گمراہ   یہ ناخنِ پا مغز میں گڑ جائیں گے واللہ
وہ وقت جب آتا ہے تو خود آتے ہیں حیدرؑ
مومن کو اذیّت سے بچا جاتے ہیں حیدرؑ ۴۲

مومن پہ نظر لُطف کی فرماتے ہیں حیدرؑ   پہلے ملک الموت سے آجاتے ہیں حیدرؑ
فردوس کا اِک پھول لئے آتے ہیں حیدرؑ   مومن کو دمِ نزع وہ دکھلاتے ہیں حیدرؑ
اُس پھول کو سونگھا جو ذرا وجہہِ حُسَن سے
خوشبو کی طرح روح جُدا ہوگئی تن سے ۴۳

تا روزِ سوئم رہتی ہے مُردوں پہ یہ تکلیف   سر پر تو عذاب، آگ میں تن، ضعف کی تضعیف
لیکن بے احبابِ علیؑ کچھ نہیں تخویف   ہفتاد مراتب شہؑ دیں لاتے ہیں تشریف
غم ہوتا ہے مومن پہ تو غم کھاتے ہیں حیدرؑ
جب سانپ لپٹتے ہیں بچا جاتے ہیں حیدرؑ ۴۴

ممتاز ہو جو پیشِ خداوندِ یگانہ   یاں اُس کے پسر کے لئے ہے آب نہ دانہ
افسوس ہے کیوں بھول گیا حق کو زمانہ   آیا کبھی اِس دارِ فنا سے نہیں جانا
گر منہ بِرا پانی کا سزاوار نہیں ہے
یہ طفل تو حاکم کا گناہگار نہیں ہے ۴۵

اِس درد سے اظہار کیا درد کئی بار   منہ پھیر کے خود رونے لگا شمرِ ستمگار
پر چرخ بد اطوار ہوا در پے آزار   گوشے سے کماں لے کے بڑھا ایک خطاکار
وہ تیر لگایا کہ چھدا آپ کا بازو
زخمی ہوا بچّے کا گلا باپ کا بازو

www.emarsiya.com

۴۶

وہ لال سی جاں اور یہ ستم ہائے غش آیا   یوں سہم گیا لب بھی نہ بچّے نے ہلایا
رو رو کے یہ شبّیرؑ نے اعدا کو سنایا   کیا خوب ضیافت ہوئی فریاد خدایا
معصوم کا حلقوم نہ تھا شِیر کے قابل
افسوس یہ ننھا سا گلا تیر کے قابل

۴۷

ناداں کو پکارے مِرے پیارے علی اصغرؑ   قربان گلے پر میں تمھارے علی اصغرؑ
سوتے ہو کہ جنّت کو سدھارے علی اصغرؑ   پیاسے ہی چلے گھر سے ہمارے علی اصغرؑ
دادی سے نہ بابا کا گِلہ کیجیو بیٹا
زہراؑ سے مِرا حال چھپا لیجیو بیٹا

۴۸

پھر گردنِ بے شِیر کا خوں ہاتھ میں لے کر   چاہا تھا کہ پھینکیں اسے مقتل کی زمیں پر
تھرّا کے زمیں بولی یہ کیا کرتے ہو سرورؑ   مجھ پر نہ کہیں پھینکنا خونِ علی اصغرؑ
قطرہ بھی گرا مجھ پہ تو لرزہ نہ تھمے گا
تا حشر کبھی گھاس کا تنکا نہ جمے گا

۴۹

یہ سُن کے سوئے چرخِ بریں شاہؑ نے دیکھا   گردوں نے لرز کر کہا العفو خدایا
چلّایا یہ خوں مجھ پہ نہ پھینکو مرے مولاؑ   قطرہ بھی زمیں پر کبھی برسے گا نہ حاشا
یہ سنتے ہی غم چھا گیا قلبِ شہِؑ دیں پر
بچّے کا لہو ملنے لگے اپنی جبیں پر

۵۰

اصغرؑ کا لہو چہرۂ اقدس پہ لگایا   اور سوئے فلک دیکھ کے بولے کہ خُدایا
اِس فرقۂ بے دین نے مہماں کو ستایا   پانی کے عوض خوں مرے بچّے کا بہایا
تُو اِس کے عوض مجھ کو صلہ دیجیو یارب
اُمت کو جہنم سے بچا دیجیو یارب

www.emarsiya.com

۵۱

آئی یہ ندا ہوگئی اُمّت کی رہائی   بندے تجھے حق نے کیا مختارِ خدائی
ہم خوش ہیں ترے خُلق سے خالق کے فدائی   یکتا کی مشیّت ہے کہ مچ جائے دُہائی
ہاں گردنِ بے شِیر سے یہ تیر نکالو
محشر ابھی ہو جائے گا شمشیر نکالو ۵۲

بچّے کو رکھا قبر میں اور فوج پر آئے   پھر حشر کو سامانِ قیامت نظر آئے
خود فتح پکاری مِرے ارمان بر آئے   شہؑ رن پہ چڑھے چرخ سے قدسی اُتر آئے
چاؤش کی جا حضرتِ جبریل رواں تھے
قرنا لئے ہمراہ سرافیل رواں تھے ۵۳

عالم میں ہوئی دھوم شہنشاہِ غیور آئے   افلاک کو وجد آئے فرشتوں کو سُرور آئے
یہ حال ہوا خاک میں خود اہلِ غرور آئے   غُل تھا کہ امام آئے، جناب آئے، حضور آئے
ہر سمت تھا یا حضرتِ شبیرؑ کا نعرہ
ناقوس سے پیدا ہوا تکبیر کا نعرہ ۵۴

بھائی کا نہ بھائی نہ پسر باپ کا پیارا   اغلب ہے کہ دُر بحر سے کر جائیں کنارہ
ثابت ہے کہ گردوں پہ نہیں کوئی ستارہ   افلاک نے صدقے میں ستاروں کو اُتارا
گردوں سُمِ توسن کے شراروں سے بھرا ہے
سب غاشیے کا حاشیہ تاروں سے بھرا ہے ۵۵

پر دستِ شہِؑ پاک میں شمشیرِ برہنہ   کہتی ہے اجل سے کہ مِرے سامنے رہنا
مہرو جو چلی پہنے ہوئے چاند سا گہنا   بر میں کفنِ آبِ رواں ابر نے پہنا
ہیبت سے چڑھا خود فلکِ زال کو لرزہ
دوزخ کو تپ آنے لگی بھونچال کو لرزہ

www.emarsiya.com

۵۶

اِک حشر اُٹھا جب سرِ لشکر پہ جھکی تیغ   دشمن سے، نہ آہن سے، نہ جوشن سے رُکی تیغ
بے دم رہے جب تک کہ لہو پی نہ چکی تیغ   دیکھا جو کوئی سُور بہت جُز میں پھٹکی تیغ
کہتی تھی میں کب چھوڑتی ہوں خیرہ سروں کو
اِک ضرب میں توڑوں گی جمانے دو پروں کو

۵۷

بے دم تھی قضا دیکھ کے ناگن کی ادائیں   سر اُس کے قدم لیتے ہیں اور زلف بلائیں
غُل تھا کہ جن اِس پر نہ کہیں جان گنوائیں   وہ ناز و کرشمہ کہ فلک ظلم کا ڈھائیں
یوں دشت میں پھرتے ہوئے اعدا نظر آئے
جس طرح کوئی خواب میں مُردہ نظر آئے

۵۸

ہر سُو یہ تلاطم، کہ یہ بے جان وہ بے سر   پھیلائی تھی زردی نے سرِ چرخ پہ کیسر
چار آئینہ ناچار، شش و پنج میں سیسر   خود پاؤں پہ گر گر کے بدن بولے، کہ لے سر
سب خاک پہ بدمست شرابور پڑے تھے
بہرام کے ہم نام لبِ گور پڑے تھے

۵۹

ہے آب میں وہ تاب کہ خود آب کلیجہ   اور تاب میں وہ آب کہ بیتاب کلیجہ
ہر ناب کے دیدار سے خوں ناب کلیجہ   دل کہتے تھے ہاتھوں سے ذرا داب کلیجہ
کہتی تھی ارے تم کو دباؤں گی لحد میں
تھم جاؤ تھپک کر میں سُلاؤں گی لحد میں

۶۰

بسمل ہوا یہ غول تو غارت ہوا وہ غول   نیچے ہوئے یوں فوج کے سر جیسے بڑا بول
یہ موت کے بازار میں گاہک ہوئے بے مول   سودا کیا کیا خوب کہ بے مول فقط تول
یہ گرم ہوا موت کا بازار بھُنے سب
اِک اِک درمِ زخم کو دینار بھُنے سب

www.emarsiya.com

٦١

وہ تیغ پری زاد ہر اِک فرق میں پیری　　تن آئینہ اور دھوپ سے پوشاک سنہری
جی ڈوب گئے چاہ میں رنگت تھی وہ گہری　　منہ دیکھ کے توسن کو بھی آتی تھی پھُریری

لیکن دُمِ مشکیں دَمِ رفتار چنور ہے
٦٢ پیشانی پہ بھونری ہے نہ کاوے میں بھنور ہے

آنکھوں کے ہر انداز پہ وحشی ہیں چکارے　　گردن میں ہے وہ لہر کہ طاؤس کو مارے
کیلیں نہیں ثابت، ہیں یہ سیّار ستارے　　گر دیکھ لے تاروں کو فلک صدقے اُتارے

میخیں نہ کہو چال ہے رخشِ شہِؑ دیں کی
٦٣ باندھی ہیں گرہ دے کے طنابیں یہ زمیں کی

غصے میں جو حملے کئے شہؑ نے کئی باری　　سب زخمِ بدن پھٹ کے بنے چشمۂ جاری
تھرّانے لگا ضعف سے وہ خاصہِ باری　　تلوار کو روکا تھا کہ غش ہو گیا طاری

زخمی میں بھلا طاقتِ پیکار کہاں تھی
٦٤ اتنی بھی فقط معجزے کی تاب و تواں تھی

تلوار کا رُکنا کہ بڑھی فوج چلے تیر　　برچھوں کو لئے آگے بڑھے ظالمِ بے پیر
پھر پاس سے پڑنے لگی شمشیر پہ شمشیر　　تکتے تھے ہر اِک شخص کا منہ حضرت شبّیرؑ

ناوک تو کرن مہرِ مبیں بن گیا سینہ
٦٥ نیزوں سے جگر تیروں سے سب چھَن گیا سینہ

اِک شوم نے قبرِ اسدّاللہ کو ہلایا　　اِس ظلم کا نیزہ شہِؑ بیکس پہ لگایا
ریتی پہ گرا احمدؐ مختار کا جایا　　گرنے پہ بھی بے رحموں کو کچھ چین نہ آیا

تلواریں لگاتے تھے سرِ سرورِؑ دیں پر
کٹ کٹ کے گرے پیچ عمامے کے زمیں پر

www.emarsiya.com

۶۶

ریتی پہ گرے شاہؑ ہُوا درد کے مارے نکلے درِ خیمہ سے یہاں تین ستارے
ننھے سے بدن زیورِ جنگی سے سنوارے دو آئینہ پیکرِ حسنؑ پاک کے پیارے

اِک شیر تھا حیدرؑ کے برادر کا نبیرہ
تیار ہوا مرنے پہ جعفر کا نبیرہ ۶۷

میدان کو دوڑے ہوئے آتے تھے وہ مضطر دو بیبیاں ہمراہ مگر کھولے ہوئے سر
چلاتی ہیں پھر آؤ خدارا مِرے دلبر کس پر یہ ہٹیں کرتے ہو مارے گئے سرورؑ

عَمُوں تو سوئے خُلد سدھارے مِرے پیارو
سینوں پہ کوئی تیر نہ مارے مِرے پیارو ۶۸

وہ کہتے ہیں ہم شیروں کی گودی میں پلے ہیں کیا ضبط ہو دل آتشِ حسرت سے جلے ہیں
مشتاقِ دمِ تیغ یہ ننھے سے گلے ہیں سیّد کے مسافر کے بچانے کو چلے ہیں

شیروں کے پسر خنجر و شمشیر سے ڈر جائیں
اصغر سے تو کم سن نہیں جو تیر سے ڈر جائیں ۶۹

معصوموں نے یہ قہر کی باتیں جو سُنائیں بیبوں کے جگر ہلنے لگے تاب نہ لائیں
پیٹا یہ سروں کو ہمہ تن خوں میں نہائیں سیدانیاں پردے سے تڑپ کر نکل آئیں

ہمجولیوں سے مِل کے نہ ہٹتی تھی سکینہؑ
پھر پھر کے ہر اِک بار لپٹتی تھی سکینہؑ ۷۰

القصہ چلے جنگ کو وہ گیسوؤں والے ماں بولی کہ بچپن کی شہادت کے حوالے
شیرانہ چلے نیمچے ہاتھوں میں سنبھالے ہر دم یہ دعا تھی کہ خدا شہؑ کو بچا لے

واں پہنچے تو دیکھا شہِؑ دیں غش میں پڑے ہیں
تیغیں لئے جلاّد پئے ذبح کھڑے ہیں

www.emarsiya.com

۷۱

سر پیٹ کے بچّوں نے کہا ہائے چچا جان غش میں تھے مگر چونک اُٹھے سیدِ ذیشان
رو کر کہا کیوں گھر سے نکل آئے مِری جان کیا قہر کیا جلد پلٹ جاؤ میں قربان
ڈر جاؤ گے تم اب مِرا سر تن سے کٹے گا
۷۲ تم یاں نہ کھڑے ہو کہ مِرا دھیان بٹے گا

یہ سنتے ہی تھرّا گئے وہ یوسفِ ثانی لپٹے شہِؑ والا سے بصد اشک فشانی
شہؑ بولے کہ کیا مانگتے ہو تم مرے جانی بچوں نے کہا ہائے جگر جلتا ہے پانی
صدقے پسرِ فاطمہؑ زہرؑا کی حیا کے
۷۳ آخر تھے سخی رہ گئے گردن کو جھکا کے

ناگاہ بڑھے تیغ بکف ظالمِ خونخوار پر مشورہ یہ تھا کہ سب اِک ساتھ کریں وار
شبّر کی طرح پُرزے ہو شہؑ کا دل افگار غیظ آگیا جس دم یہ سُنی قہر کی گفتار
گھبرا کے اِدھر اور اُدھر ہو گئے بچّے
۷۴ مظلوم چچا جاں کی سپر ہو گئے بچّے

کہتے تھے یہ شبّر کے پسر تیغیں سنبھالے دیکھیں تو بھلا شہؑ کے کوئی پاس تو آلے
کیا خوب یہ نکلے ہیں بڑے مارنے والے یاں آپ ہیں سینے سے رواں خون کے تھالے
آگے نہ بڑھو جاؤ ہٹو دور ہو سرکو
۷۵ ہم اپنے چچا جاں کو لئے جاتے ہیں گھر کو

ناگاہ قریں آگئے وہ ظالمِ غدّار شبّرؑ کے جگر بند ہوئے عازمِ پیکار
دو ننھی سی تیغوں کے جو اِک ساتھ چلے وار جو اُن سے دوچار آ کے ہوئے صاف ہوئے چار
اُس ڈھال کے پُرزے کئے اُس فرق کے ٹکڑے
پھرتے تھے چمکتے ہوئے دو برق کے ٹکڑے

www.emarsiya.com

۷۶

چھوٹے سے بڑے نے کہا ہُشیار برادر   پُھرتی سے چلے ساتھ ہر اِک وار برادر
دم بھر کہیں رُک جائے نہ تلوار برادر   کرّار کے دلبند ہو جرّار برادر
لڑکے ہو مگر جان پہ اب کھیلو برادر
نوشاہ برادر کا عوض لے لو برادر ۷۷

جعفر کے نبیرے نے یہ تقریر سُنائی   اب دیکھئے خادم کے بھی ہاتھوں کی صفائی
یہ بولے کہ تنہا ہیں شہِؑ کرب و بلائی   تم مُصحفِ ناطق کی حفاظت کرو بھائی
یہ کہہ کہ جو حملہ کیا سرداروں کو مارا
یہ گُل تھے پیادہ مگر اسواروں کو مارا ۷۸

ہر فرد کو یہ نیچے دو صاف کر آئے   یہ چمکے وہ دمکے وہ چھپے وہ نظر آئے
ہر سر پہ بہم صورتِ تیغ دو سر آئے   پنہاں تھے پر طائرِ دل پر کتر آئے
یوں زخموں کی چاہوں سے پھرے جاہ و حشم سے
یوسف چہِ کنعاں سے علیؑ بیرِ اَلم سے ۷۹

ہر بار وہی ہاتھ وہی ڈھنگ برابر   باہم وہی پیکار وہی جنگ برابر
تیغوں کے وہی روپ وہی رنگ برابر   ہر ہاتھ میں دو دو ہوئے چورنگ برابر
خود فتح یداللہ کی طرح جھوم رہی تھی
زہرہ کی طرح ہاتھ ظفر چوم رہی تھی ۸۰

تیغ اُس کی اُڑائی تو سپر اُس کی اُڑائی   دیکھا کوئی خود بیں تو نظر اُس کی اُڑائی
بالا جو ہوا قد میں کمر اُس کی اُڑائی   غائب جو ہوا کوئی خبر اُس کی اُڑائی
حاضر کی طرف اُڑتے تھے تیروں کی طرح سے
غائب پہ وہ پھرتے تھے ضمیروں کی طرح سے

www.emarsiya.com

۸۱

تیغوں کا چلن کون سے گُلفام میں آیا   جوہر سے ستاروں کا سماں شام میں آیا
یہ بَل نہ کسی زلفِ دل آرام میں آیا   اونچے جو ہوئے مہر مبیں دام میں آیا

بچوں کو مِلا کھیل یہ تائیدِ خدا ہے
کیا سونے کا طائر انہیں بے دام ملا ہے ۸۲

ناگاہ فراہم ہوا سب لشکرِ بے پیر   شبّر کے جگر گوشوں پہ برسانے لگے تیر
دَم رُکنے لگے چل گئی شمشیر پہ شمشیر   بسمل سے تڑپنے لگے یاں حضرتِ شبّرؑ

دو تیر نیا حشر بپا کر گئے ہے ہے
لو سہم کے معصوم قضا کر گئے ہے ہے ۸۳

گو سن میں تفاوت تھا شرف پائے برابر   تیر ایک کی گردن پہ لگا ایک کے دل پر
اِک فدویِ اکبرؑ ہوا اِک فدیہِ اصغرؑ   منہ پیٹ کے رونے لگا تب دلبرِ جعفر

کہتا تھا کہ رستے میں مِرا ہاتھ نہ چھوڑو
ہمراہیو لِلّٰہ مِرا ساتھ نہ چھوڑو ۸۴

جب تیغ اُٹھاتے ہیں سرِ شہؑ پہ ستمگر   ہاتھوں سے چھپا لیتا ہے بچہ سرِ سرورؑ
پہلو کی طرف تیر لگاتے ہیں جو اکفر   تب سہم کے پہلو سے لپٹتا ہے وہ دلبر

کھینچے ہوئے خنجر جو کوئی آتا ہے آگے
تب دوڑ کے پہلو سے یہ آجاتا ہے آگے ۸۵

اِک بار جو دو تیغیں چلیں شہؑ پہ برابر   قہر آگیا کٹ کٹ کے گرے ہاتھ زمیں پر
تھرّانے لگا لاشۂ عباسِؑ دلاور   مچھلی سا تڑپ کر ہوا بے جان وہ دلبر

شہؑ نے کہا رو کر ترے شانوں کے تصدق
اے دلبرِ جعفرؑ ترے شانوں کے تصدق

www.emarsiya.com

۸۶
ڈھیوڑی سے نظر کرتی تھی ماں غم کی ستائی سر پیٹ کے چلّائی دُہائی ہے دُہائی
ہے ہے مِرے معصوم تری نرم کلائی اے بیبیو لوٹی گئی بیکس کی کمائی
بچّے کو مِرے کُشتۂ بیداد کیا ہے
لوگو مجھے کس جُرم پہ برباد کیا ہے

۸۷
اے جعفرِ ثانی میں ترے ہاتھوں کے واری سر پیٹ کے مر جائے گی ماں درد کی ماری
کس طرح سے پاس آؤں کہ واں گرد ہیں ناری لو دور سے لیتی ہوں بلائیں میں تمھاری
ارمان ملے خاک میں سارے مِرے پیارے
اصغرؑ کی غلامی میں سدھارے مِرے پیارے

۸۸
ناگاہ فلک کو بنِ اشعث نے ہلایا اِک تیرِ جفا بوسۂ پیشانی کو آیا
ہم لوگوں کی تقدیر سے یہ صدمہ اُٹھایا منہ سُرخ ہوا ضعف نے وہ رنگ دکھایا
ہونٹوں پہ رُکی جان کہ بے دم ہوئے سرورؑ
سجدے کو اُسی حال سے پُرخم ہوئے سرورؑ

۸۹
اِک تیر کے باعث نہ جبیں پہنچی زمیں پر سجدے سے ہوئی یاس تو رونے لگے سرورؑ
پھر شوقِ عبادت میں جھکے یوں شہِؑ صفدر یہ بھی نہ خبر تھی کہ کہاں تیر کہاں سر
افسوس کسی نے بھی نہ اُس تیر کو کھینچا
قاتل نے فقط ظلم کی شمشیر کو کھینچا

۹۰
آگے جو ستم ہے وہ نہیں قابلِ اظہار کافی ہیں کنایات صراحت نہیں درکار
سر پیٹ کے مر جائیں گے مولاؑ کے عزادار کس جا تھے قدم شمر کے اے چرخِ ستمگار
کس طرح نگاہِ فلکِ پیر پھری آہ
موزے کہاں پہنچے کہاں شمشیر پھری

www.emarsiya.com

۹۱

اے بزمؔ یہاں احمدِؐ مختار ہیں حاضر　　سر پیٹ کے رو بہرِ شہِؑ صابر و شاکر
اب مرثیہ بھی ختم ہے مجلس بھی ہے آخر　　افسوس کہ جنّت کو گیا دین کا ناصر
لشکر نہ نشانِ شہِؑ ناکام ہے باقی
شبّیرؑ کا رونے کو بس اِک نام ہے باقی

www.emarsiya.com